REGD. L. No.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

163

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ — عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

الفضل

روزنامہ

لاہور - پاکستان

یوم :- چہارشنبہ

شرح چندہ

سالانہ	۲۱ روپیہ
ششماہی	۱۱ "
سہ ماہی	۶ "
ماہوار	۲/۱ "
فی پرچہ	۱ /

جلد ۲ | ۲۲ ر تبوک ۱۳۲۷ ہش | ۱۷ ر ذوالقعدہ ۱۳۶۷ ھ | ۲۲ ر ستمبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۲۱۵

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۱ ر تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد کی وجہ سے ناساز ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

مجلس تحفظ امن حیدرآباد کے معاملہ کو ایجنڈے سے الگ نہیں کریگی

نواب معین نواز جنگ لندن میں

پیرس ۱۲ ر ستمبر۔ حیدرآباد کے وزیر خارجہ معین نواز جنگ ہفتہ کے روز اچانک پیرس سے لندن کے لئے روانہ ہو گئے۔ اطلاع ہے کہ وہ وہاں برطانوی حکومت سے صلاح و مشورہ کر رہے ہیں۔ یہ بات ظاہر ہے کہ ان کی یہ روانگی حیدرآباد سے آمدہ ہدایت کی بنا پر نہیں ہے کیونکہ اقوام متحدہ کا حیدرآبادی وفد سرکاری طور پر اپنی ریاست کے ہتھیار ڈالنے کے متعلق بالکل لاعلم ہے گو فرانسیسی اخبارات میں اس اطلاع کو نمایاں طور پر شائع کیا جا رہا ہے وفد کے سیکرٹری جنرل مسٹر ظہیر احمد نے اس وقت بالکل علیحدگی اور سکوت اختیار کر رکھا ہے کیونکہ وہ آئندہ کی تبدیلیوں کے متعلق کچھ کہنا مصلحت کے خلاف سمجھتے ہیں۔

قدرتی طور پر یہاں حیدرآبادی نمائندے عجیب انتشار کی حالت میں ہیں۔ اور ایسی حالت ہے وہ شکست کو ترجیح دیتے ہیں جس کی وجہ سے ہتھیار ڈالنے کی ضرورت پیش نہ آتی۔ کیونکہ موجودہ صورت حال کی وجہ سے وہ آئندہ مذاکرات کے دوران بین الاقوامی اثر کو بخوبی استعمال نہ کر سکیں گے۔

یہ بات ظاہر ہے کہ موجودہ صورت حال کی وجہ سے ایک ایسی حکومت قائم ہو گی۔ جو ہند کی حامی ہو گی۔ اور اس وجہ سے حیدرآباد کے مفادات کا مناسب طور پر تحفظ نہ کر سکے گی۔

یہ آزادی کے ساتھ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ اس وقت حیدرآباد کے سامنے دو راستے تھے وہ یا تو بالکل ابتدا سے ہی ہند کے ساتھ مفاہمت کر لیتا یا پھر بغیر ہتھیار ڈالے اپنی انتہائی کوشش کے ساتھ اسکی مقاومت کرتا۔

یہاں جس بات کا خطرہ ہے وہ یہ ہے کہ اب جو درمیانی راستہ اختیار کیا گیا ہے۔ وہ خواہ کتنا ہی ضروری کیوں نہ سہی اس کی وجہ سے حیدرآباد کی سودے بازی کی ساری اہمیت ختم ہو گئی ہے۔

یہ بات یقینی نہیں ہے کہ مجلس تحفظ نظام کی ہدایات کے باوجود معاملہ کو ایجنڈا سے الگ کرنے پر تیار ہو جائے گی۔ مجلس تحفظ کی اس معاملہ کے متعلق کارروائی کرنے کی اہمیت کے سلسلہ میں اپنا وہ محفوظ رکھنے کے باوجود ممبروں نے ایجنڈہ پر اس معاملہ کو رکھ لیا ہے۔ اور اب اسے سوائے خود مجلس تحفظ کے اور کوئی ایجنڈا سے الگ نہیں کر سکتا۔ اسلئے غالباً وہ مذاکرات کا ایک پرامن نتیجہ برآمد کرنے کے لئے کوئی اہم کردار ادا کرنے کی کوشش کریگی۔

روس بھی غالباً اس معاملہ کو اس قدر سرعت کے ساتھ ختم ہوتا ہوا دیکھنے پر تیار نہ ہو گا۔ کیونکہ اس کی وجہ سے اسے شورش پذیر ہندوستان سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ مل جائے گا۔ ابتدا میں حیدرآباد کے قضیہ کے متعلق اس کے تبصرہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ روس اس معاملہ کو اپیل کے طور پر استعمال کرے گا۔ جس سے وہ برطانیہ پر حملہ آور ہو سکے وہ آخر کار حمایت ہند کی ہی کرے گا۔ اسلئے اس بات کا بہت امکان ہے کہ وہ اسی بات کی حمایت کریگا کہ حیدرآباد کے مسئلے کو ایجنڈے پر سے ہٹا دیا جائے۔ (ڈاسٹار)

حیدرآباد ۲۱ ستمبر۔ ہندوستان کی فوجی حکومت نے رضاکاروں کے چار اخبار بند کر دئے ہیں۔ باقی اخبارات کو تنبیہ کی گئی ہے کہ کوئی ایسی خبر شائع نہ کریں جس سے امن میں خلل پڑنے کا اندیشہ ہو۔ ریاستی فوج کے کرنل محی الدین خان کو موقع اور ...

فلسطین میں پہلی عرب حکومت کے قیام کی تجاویز مکمل ہو گئیں

یروشلم ۱۲ ر ستمبر معلوم ہوا ہے کہ فلسطین میں پہلی عرب حکومت کے قیام کی تجاویز پایۂ تکمیل کو پہنچ گئی ہیں۔ اور چند دنوں کے اندر اندر ہی پہلی کابینہ کے ارکان کے ناموں کا اعلان کر دیا جائے گا۔

جنرل اسمبلی کا اجلاس

پیرس ۱۲ ر ستمبر۔ آج یہاں اتحادی قوموں کی جنرل اسمبلی کا اجلاس شروع ہو رہا ہے برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر بیون۔ افتتاحی خطبہ پڑھیں گے۔ اجلاس میں شرکت کے لئے دنیا کی ۵۸ قوموں کے نمائندے پیرس پہنچ چکے ہیں۔ جن میں پاکستان بھی شامل ہے۔

کشمیر کمیشن جنیوا جا رہا ہے چھ ہفتوں تک واپس آجائیگا

سرینگر ۲۱ ر ستمبر۔ اتحادی اقوام کے پاکستان و ہندوستان کمیشن کے چند ارکان آج بذریعہ طیارہ دہلی روانہ ہو گئے۔ باقی ممبر کل روانہ ہو جائیں گے۔ دہلی سے وہ جنیوا چلے جائیں گے۔ جہاں پر وہ مسئلہ کشمیر کے متعلق سلامتی کونسل میں پیش کرنے کے لئے اپنی رپورٹ مکمل کریں گے۔ امید کی جاتی ہے کہ کمیشن سلامتی کونسل سے تازہ ہدایات لے کر چھ ہفتوں تک واپس آجائے گا۔ پاکستان نے التوائے جنگ کی تجویز کے سلسلے میں کمیشن سے بعض امور کی جو مزید وضاحت طلب کی تھی اس کے متعلق کمیشن نے اپنا جواب تیار کر لیا ہے یہ جواب جلد سے جلد کراچی بھیج دیا جائیگا۔

آج وزیر اعظم پاکستان ریڈیو پر تقریر کریں گے

کراچی ۲۱ ر ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مورخہ ۲۲ ر ستمبر بروز بدھ ساڑھے آٹھ بجے شب مسٹر لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان کراچی کے ریڈیو سٹیشن سے ایک تقریر نشر کریں گے۔ یہ تقریر لاہور اور پشاور سے بھی نشر کی جائے گی۔

عنقریب قیدیوں کا تبادلہ عمل میں آجائیگا

کراچی ۲۱ ر ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ عنقریب قیدیوں کے تبادلہ کی تاریخ کا اعلان کر دیا جائیگا۔ اس سلسلے میں مغربی پنجاب اور سندھ کے ہندو سکھ قیدیوں کو اکٹھا کیا جا رہا ہے مشرقی پنجاب اور دہلی کے مسلمان قیدیوں کو بھی اکٹھا کیا جا رہا ہے۔ واضح رہے کہ چونکہ سیلاب کی وجہ سے سندھ میں کئی جگہ ریلوے لائن ٹوٹ گئی تھی۔ اس لئے تبادلہ میں تاخیر واقع ہو گئی ہے۔

* رضاکار لیڈروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے کہا جاتا ہے رضاکاروں کی فوجی تربیت کرنل محی الدین خاں نے کی تھی۔

ایک لاکھ ساٹھ ہزار ٹن اناج

حاصل کرنے کی درخواست

کراچی ۲۱ ر ستمبر۔ حکومت پاکستان کے محکمہ خوراک کے ایک افسر نے بتایا کہ پاکستان نے بین الاقوامی خوراک کانفرنس سے ایک لاکھ ساٹھ ہزار ٹن اناج حاصل کرنے کی درخواست کی ہے۔ کیونکہ سندھ اور مغربی پنجاب کے سیلاب کی وجہ سے پاکستان میں غذا کی قلت واقع ہو گئی ہے آپ نے کہا کہ اگر مطلوبہ اناج ہمیں مل گیا تو یہ ہماری سال بھر کی ضروریات کیلئے کافی ہو گا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے - ایل ایل بی۔ پرنٹر پبلشر عبد الحمید [illegible] بی اے نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

مرکزِ پاکستان کا افتتاح

ایک غیر ذی زرع وادی میں روح پرور نظارے

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رتن باغ لاہور

قادیان سے باہر آنے کے بعد سب سے زیادہ ضروری سوال جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے زیر غور تھا۔ وہ مرکز پاکستان کے قیام سے تعلق رکھتا تھا۔ اس میں شبہ نہیں کہ خلافت کا وجود اپنی ذات میں ایک عظیم الشان مرکز ہے۔ لیکن اس شخصی مرکز کے علاوہ ہر ترقی کرنے والی جماعت اور خصوصاً ہر دینی جماعت کو ایک جغرافیائی مرکز کی بھی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ جہاں جماعت کے مرکزی ادارے اور جماعت کے مرکزی کارکن اور دیگر افراد جماعت جو مرکز میں رہائش اختیار کرنا چاہیں اکٹھے ہو کر اپنے مخصوص ماحول میں زندگی گذار سکیں۔ یہ مرکزیت ہمیں لاہور میں حاصل نہیں تھی۔ کیونکہ ایک تو لاہور میں ہمارے پاس اتنے مکانات نہیں تھے کہ اپنے سب اداروں اور اپنے سب کارکنوں کو ایک جگہ آباد کر سکیں۔ یا آنے جانے والے مہمانوں کا انتظام کر سکیں اور دوسرے ایک وسیع شہر میں جس میں ہر قسم کے عناصر آباد ہیں۔ اپنا مخصوص ماحول پیدا کرنا مشکل تھا۔ اسلئے خاص کوشش کے ساتھ ایسی جگہ تلاش کی گئی جو غیر آباد اور بنجر ہو اور گورنمنٹ اسے فروخت کرنے میں تامل نہ محسوس کرے۔ تاکہ ایسا قطعہ اراضی حاصل کر کے وہاں قادیان سے آئے ہوئے اداروں اور کارکنوں اور دیگر افراد جماعت کو ایک بستی کی صورت میں آباد کیا جا سکے۔

سو الحمد للہ کہ کافی تلاش کے بعد چنیوٹ ضلع جھنگ کے قریب دریائے چناب کے پار ایک ایسا رقبہ مل گیا جو بالکل بنجر اور غیر آباد تھا اور صدیوں سے بنجر اور غیر آباد چلا آتا تھا۔ بلکہ وہ بالکل ناقابلِ آبادی اور ناقابلِ زراعت سمجھا جاتا تھا۔ چنانچہ یہ رقبہ جو دس سو چونتیس ایکڑ پر مشتمل ہے۔ گورنمنٹ سے خرید لیا گیا اور گو اس قطعہ کی صورت اور ہیئت جس کا طول بہت زیادہ ہے اور عرض نسبتاً کم۔ اور اس کے اندر سے گذرنے والی ریلوے لائن اور پختہ سڑک اور پہاڑی ٹیلوں کی وجہ سے یہ قطعہ کئی حصوں میں تقسیم شدہ بھی ہے۔ وہ اچھی آبادی کے زیادہ مناسب نہیں۔ مگر بہر حال جو چیز مل سکی وہ خدا کے شکر کے ساتھ قبول کر لی گئی اور اب اس میں قادیان سے آئے ہوئے پناہ گزینوں اور صدر انجمن احمدیہ کے اداروں کے واسطے بستی آباد کرنے کی تجویز کی جا رہی ہے۔ یہ رقبہ چنیوٹ سے قریباً ۵ میل پرے واقع ہے اور جائے وقوع کے لحاظ سے لائلپور اور سرگودہا کے عین وسط میں ہے۔ یعنی اس سے قریباً ۲۸ میل جنوب مشرق میں لائلپور کا شہر آباد ہے اور قریباً ۲۸ میل شمال مغرب میں سرگودہ کا شہر ہے۔ اس رقبہ کی زمین بظاہر ادنیٰ درجے کی ہے جو کچھ شور کا مادہ بھی رکھتی ہے مگر خدا چاہے تو اس بنجر اور غیر ذی زرع رقبہ میں بھی مکہ کی پاک زمین کے طفیل جسکے دین کی خدمت کے لئے جماعت احمدیہ اپنی ساری توجہ وقف رکھتی ہے غیر معمولی برکت عطا کر سکتا ہے۔ وانرجوا منہ خیراً

اس آبادی کا اصل افتتاح تو اسوقت ہو گا۔ جب کہ اس آبادی کی سب سے پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جائیگا۔ لیکن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مناسب خیال کیا کہ پہلے قدم کے طور پر اس رقبہ میں جا کر ایک نماز ادا کی جائے اور خدا کے حضور دعا کی جائے کہ وہ اس نئی قائم ہونے والی آبادی کو اپنے فضلوں اور رحمتوں اور برکتوں سے نوازے اور اس میں آباد ہونے والے لوگوں کو اسلام کی خدمت کی توفیق عطا کرے اور قیامت تک عطا کرتا چلا جائے چنانچہ ۲۰ ستمبر ۱۹۴۸ء کو یعنی بروز پیر (دوشنبہ) یہ ابتدائی افتتاح وقوع میں آ گیا اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے وہاں جا کر ایک بڑے مجمع کے ساتھ ظہر کی نماز ادا کی۔ اس موقعہ پر ایک وسیع شامیانہ اور کچھ خیمے نصب کر دیئے گئے تھے اور چنیوٹ اور احمد نگر اور لائلپور اور سرگودہ کے علاوہ کئی دوست لاہور سے بھی اس بابرکت تقریب میں شامل ہونے کے لئے پہنچ گئے تھے۔ نماز ظہر ڈیڑھ بجے شروع ہوئی جس میں تقریباً اڑھائی سو احباب شریک تھے۔ اسکے بعد شریک ہونے والے اصحاب کی فہرست تیار کی گئی۔ اور پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک نہایت درجہ مؤثر اور درد سے بھری ہوئی تقریر کے بعد حاضرین کے ساتھ مل کر لمبی دعا کی۔ اس دعا کے بعد برکت کے خیال سے پانچ بکرے ذبح کئے گئے جن میں سے ایک اس رقبہ کے وسط میں ذبح کیا گیا اور چار چاروں کونوں میں ذبح کئے گئے۔ وسط والا بکرا خود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے مسنون دعائیہ الفاظ کے ساتھ اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔ اسکے بعد تھوڑے سے وقفہ سے اسی مقام پر جہاں شامیانے کے نیچے ظہر کی نماز ادا کی گئی تھی۔ عصر کی نماز پڑھی گئی۔ جس میں کچھ اوپر پانچ سو احباب نے شرکت کی اور بعض مستورات بھی جو اس وقت تک وہاں پہنچ چکی تھیں پردہ کے پیچھے کھڑی ہو کر نماز میں شامل ہوئیں۔ نماز کے بعد صبح کا کھانا کھایا گیا جسکے لئے چنیوٹ کے دوستوں نے انتظام کیا تھا۔ اور پھر چار بجکر چالیس منٹ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ لاہور کی طرف واپس روانہ ہو گئے۔ لاہور سے حضور کی روانگی نو بجکر بیس منٹ پر ہوئی تھی۔ اور لاہور میں واپسی آٹھ بجکر پانچ منٹ پر ہوئی۔ مرکز پاکستان میں پہنچنے کا وقت ایک بجکر بیس منٹ تھا۔ سفر کے لئے جو موٹروں میں کیا گیا۔ لائلپور کا رستہ اختیار کیا گیا تھا۔ کیونکہ شیخوپورہ کے رستہ کا کچھ حصہ زیر آب تھا عصر کی نماز سے قبل تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ اس موقعہ پر پانچسو کے قریب مرد و زن کے اجتماع کے علاوہ ایک موٹر لاری تھی اور پانچ کاریں اور چوبیس تانگے اور بتیس سائیکل تھے۔ اور ایک وسیع شامیانے کے علاوہ چھ عدد خیمے بھی نصب کئے گئے تھے شامل ہونے والے دوستوں کی فہرست انشاء اللہ صاف ہو کے بعد میں شائع کی جائے گی

یہ موقعہ سلسلہ کی تاریخ میں ایک خاص یادگاری موقعہ تھا۔ جسمیں دو قسم کے بظاہر متضاد لیکن حقیقتاً ایک ہی منبع سے تعلق رکھنے والے جذبات کا ہجوم تھا۔ ایک طرف نئے مرکز کے قیام کی خوشی تھی کہ خدا ہمیں اس کے ذریعہ سے پھر مرکزیت کا ماحول عطا کرے گا اور ہم ایک جگہ اکٹھے ہو کر اپنی تنظیم کے ماحول میں زندگی گذار سکیں گے۔ اور دوسری طرف اس وقت قادیان کی یاد بھی اپنے تلخ ترین احساسات کے ساتھ دلوں میں جوش مار رہی تھی اور نئے مرکز کی خوشی کے ساتھ ساتھ ہر زبان اسکا ذکر کے ساتھ تازہ اور ہر آنکھ اس دعا کے ساتھ پُرنم تھی کہ خدا ہمیں جلد تر اپنے دائمی اور عالمگیر مرکز میں واپس لے جائے۔ جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے اپنی تقریر میں فرمایا اصل مرکز قادیان ہی ہے۔ اور وہی قیامت تک احمدیت کا مرکز رہے گا۔ لیکن جب تک قادیان کا مرکز واپس نہیں ملتا۔ اس وقت تک یہ نیا مرکز قادیان کا قائمقام ہو گا۔ اور اس کے بعد صرف اپنے علاقہ کا مرکز ہو جائے گا۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ احمدیت کی توسیع کے ساتھ مرکزی مرکز (یعنی قادیان) کے علاوہ مختلف ملکوں میں مقامی مراکز بھی بنائے جانے ضروری ہوں گے

اس غیر معمولی تقریب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحم سے اس برکت سے بھی نوازا کہ قربانیوں کے بعد اور عصر کی نماز سے پہلے ایک نوجوان نے جو ترکستان سے آئے ہوئے تھے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کی اور اس طرح یہ خوش قسمت نوجوان نئے مرکز کا پہلا پھل قرار پا گیا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر یہ بھی اعلان فرمایا کہ نئے مرکز کا نام ربوہ (RABWAH) تجویز کیا گیا ہے۔ جس کے معنے بلند مقام یا پہاڑی مقام کے ہیں۔ یہ نام اس نیک فال کے طور پر تجویز کیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ اس مرکز کو حق و صداقت اور روحانیت کی بلندیوں تک پہنچنے کا ذریعہ بنائے اور وہ خدائی نور کا ایک ایسا بلند مینار ثابت ہو جسے دیکھ کر لوگ اپنے خدا کی طرف راہ پائیں۔ اسکے علاوہ ظاہری لحاظ سے بھی یہ جگہ ایک ربوہ کا حکم رکھتی ہے۔ کیونکہ وہ ارد گرد کے علاقہ سے اونچی ہے اور اسکے ساتھ بعض چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں بھی ہیں۔ گویا ایک پہلو میں چناب کا دریا ہے۔ جو پانی یعنی ذریعہ حیات کا منظر پیش کرتا ہے اور دوسرے پہلو میں بعض پہاڑیاں ہیں۔ جو بلندی کی علامت کی علمبردار ہیں۔ ان پہاڑیوں کی ایک شاخ رقبہ کے اندر بھی گھسی ہوئی ہے۔

اس خیال سے کہ قادیان کے دوست بھی اس موقعہ پر دعا میں شریک ہو جائیں میں نے انہیں فون اور تار کے ذریعہ نماز اور دعا کے وقت کی اطلاع کر دی تھی اور میں یقین کرتا ہوں کہ انشاء اللہ وہ بھی اپنی جگہ انتظام کر کے دعا میں شریک ہوئے ہونگے بالآخر سب دوستوں کو خدا سے دعا کرنی چاہیئے کہ وہ احمدیت کے اس نئے مرکز کو جو حقیقتاً ایک وادی غیر ذی زرع میں آباد کیا جا رہا ہے اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں اور برکتوں سے نوازے اور اسے توحید اور دنیا کے روحانی اتحاد اور حق و صداقت کا مرکز بنائے اور یہ بھی کہ یہ مرکز ہمارے دائمی مرکز قادیان کی واپسی کو بھی ہمارے لئے آسان کر دے۔ آمین۔ اللھم آمین وما توفیقنا الا باللہ العظیم۔ خاکسار مرزا بشیر احمد (رتن باغ لاہور)

روزنامہ الفضل
۲۲ ستمبر ۱۹۴۸ء

یہ بھی نفقہ کالم ہیں۔

وقت کے پے بہ پے کچوکے ہمیں بیدار کر رہے ہیں۔ اور صد شکر کہ حیدرآباد کے المیہ کے بعد ہمارے عوام کو اس بات کا احساس ہو رہا ہے۔ کہ محض ولولہ انگیز تقریریں۔ غیر ذمہ دارانہ تحریریں۔ اور منجموں یا ستارہ شناسوں کے تیار کئے ہوئے مرقع ہائے مستقبل ہمارے بگڑے ہوئے کاج ہرگز نہیں سنوار سکتے۔ اور جس کام کے لئے فکر عمل اور ایثار کی سچی روح درکار ہے۔ وہ کسی مقرر کی ہنگامہ آرا تقریر سنکر بے تکلف ہاتھ کھڑا کر دینے سے انجام نہیں پا سکتا۔

ہمارے نزدیک تو یہ منجم۔ یہ ستارہ شناس اور واہی تباہی بکنے والے ہنگامہ آرا مقرر بھی نفقہ کالموں ہی کے زمرے میں ہیں ایک نفقہ کالم بھی وہی کچھ کرتا ہے۔ جو ایک منجم کر گزرتا ہے۔ اول الذکر اگر دشمن کی برتری طاقت اور تیاری اور آپ کی کمزوری جتا جتا کر دہشت وہراس سے آپکے قوائے کو معطل کر دینا چاہتا ہے۔ تو موخر الذکر یعنی ہنگامہ آرا مقرر، منجم یا ستارہ شناس جھوٹے سبز باغ دکھا کر آپ کی قوت عمل کو شل کر دینے میں کوشاں رہتا ہے۔ گویا جہاں تک قوم کے وقار کو صدمہ پہونچانے کا تعلق ہے۔ دونوں یکساں خدمت انجام دیتے ہیں۔

ہمارے نزدیک ایسے تمام افراد قوم کے دشمن اور سزاوار تعزیر ہیں۔ کیونکہ آخر اس سے بڑھ کر اور دشمنی کیا ہے کہ ایک شخص جانتے ہوئے کہ کوئی قوم لفظوں اور تقریروں کے بل پر آگے نہیں بڑھ سکتی۔ اور قوموں کے تعمیری خلا منجم اور ستارہ شناسیوں سے پورے نہیں ہوا کرتے قوم کو ان بکھیڑوں میں الجھائے رکھے۔

روزنامہ ڈان میں ہمیں یہ پڑھ کر کسی قدر اطمینان ہوا۔ کہ کراچی پولیس نے نفقہ کالموں کی سرکوبی اور گوشمالی کے لئے ایک خاص مہم جاری کرنے کا عزم کر لیا ہے۔ کراچی پولیس کا یہ اقدام نہ صرف مستحسن ہے۔ بلکہ ملک و ملت کی خدمت کے سلسلے میں قابل تقلید بھی ہے لہذا ہم اپنی صوبائی گورنمنٹ کو بھی توجہ دلائیں گے۔ کہ وہ بھی صوبے کے ان درپردہ دشمنوں کی طرف دھیان دے۔ پانی اب سر سے گزرتا جا رہا ہے۔ اور اس کے صوبے کے نفقہ کالموں نے تو اب اندرونی ریشہ دوانیوں کو چھوڑ کر منجموں اور ستارہ شناسوں اور ہنگامہ آرا مقرروں کا روحانی لباس پہن کر منظر عام پر بھی آنا شروع کر دیا ہے۔

دولت مشترکہ برطانیہ

چند دن ہوئے دولت مشترکہ برطانیہ کی زیر سایہ مملکتوں کے باہمی تعلقات دولت مشترکہ کی بے پروائی اور مستقبل کے خطرات کا ذکر کرنے کے بعد کسی قسم کی لگی لپٹی رکھے بغیر پاکستان کے وزیر خارجہ نے لنڈن میں ایک بیان دیتے ہوئے فرمایا تھا۔ "دولت مشترکہ برطانیہ" دنیا بھر میں مضحکہ واستہزا کا نشانہ بن رہی ہے۔ باہمی تعلقات اور نظام کے لئے برطانیہ کی غیر جانبدارانہ لیثرت پناہی کا ڈھونگ آشکار ہو رہا ہے۔ اگر اس ادارہ عالیہ کو قائم رکھنا ضروری ہے۔ تو اس کے قواعد وضوابط میں ضرور کچھ ایسی ترامیم ہونی چاہئیں۔ جن سے کسی قوم یا ملک کو صحیح اور جائز فائدہ پہونچ سکے۔

برطانیہ کی برسر اقتدار پارٹی اور لیبر وزارت کے ایک ممتاز رکن مسٹر ہیو ڈالٹن نے بھی اپنی ایک تقریر میں اس بات کا ذکر کرتے ہوئے زور دیا ہے کہ برطانوی کامن ویلتھ میں شامل ہونے والے ممالک کے باہمی تعلقات بہرحال خوشگوار ہونے چاہئیں۔ ہم یہ کسطرح باور کریں۔ کہ اس سے پہلے یہ ضرورت مفقود تھی۔ البتہ ہمیں یہ یقین ضرور ہے کہ برطانی مدبروں کو اس کا احساس نہیں تھا۔

دولت مشترکہ برطانیہ خلافت تو ہے نہیں کہ مشترکہ مذہب اور ملی نصب العین شامل ہونے والے ممالک کے باہمی تعلقات کی خوشگواری کی ضمانت لے لے۔ اور نہ اسکی حیثیت سویٹ یونین ہی کی سی ہے۔ کہ کسی ایک کی انفرادیت کا سوال ہی پیدا نہ ہو۔ پھر ولایات متحدہ امریکہ کے ڈھانچے سے بھی اس کا ڈھانچہ مختلف ہے۔ کیونکہ اس میں شامل ہونے والے ملکوں میں نسلی اور ملکی رشتہ ضرور ہے۔ بلکہ یہاں تو بھانت بھانت کی بولیاں بولنے والے ملک جمع ہیں۔ جن میں دو نوزائیدہ ملک (پاکستان وہندوستان) کے باہمی تعلقات تو اس قدر کشیدہ ہیں۔ کہ ان کے عوام دن رات جنگ ہی کے خواب دیکھتے رہتے ہیں۔ ایسے ادارے کے ضبط ونظم کو قائم رکھنے کے لئے تو برطانیہ کو اپنی موجودہ بے نیازی اور بے پروائی ترک کرنی ہی پڑے گی ورنہ

ہم تو ڈوبے ہیں صنم تجھ کو بھی لے ڈوبینگے

والا معاملہ ہوگا دولت مشترکہ کے بعض ممالک کے اندر جو چنگاریاں سلگ رہی ہیں وہ اگر خدانخواستہ بھڑک اٹھیں۔ وہ نہ صرف خود مٹ جائیں گے۔ بلکہ ان کے ساتھ دولت مشترکہ برطانیہ کا وجود باجود بھی مفقود ونابود ہو جائیگا۔

قائد اعظم میموریل فنڈ

پاکستان کے نئے گورنر جنرل الحاج خواجہ ناظم الدین نے قائد اعظم کی یادگار کو قائم رکھنے کے لئے قائد اعظم میموریل فنڈ فراہم کرنے کی تلقین کی ہے۔ جس سے قائد اعظم کا مقبرہ۔ کراچی میں ایک بہت بڑی جامع مسجد۔ علماء و محققین پیدا کرنے کے لئے ایک عظیم الشان اسلامی دار العلوم۔ اور ایک بہت بڑا ٹکنالوجیکل انسٹی ٹیوٹ قائم کیا جائے گا۔ جس میں سول۔ میکینکل۔ الیکٹریکل۔ انجینئرنگ اور صنعت وحرفت سے متعلق سائنسی شعبوں کی اعلیٰ ترین تعلیم دی جائے گی۔

قائد اعظم کی اس علمی وادبی یادگار قائم کرنے کے سلسلے میں ہمارے گورنر جنرل نے جو تجویز پیش کی ہے۔ وہ کسی تشریح وتائید کی محتاج نہیں ہے۔ ہر مخلص اور سچے پاکستانی کا فرض ہے۔ کہ وہ دل کھولکر ان یادگاروں کی تعمیر میں حصہ لے۔ کیونکہ قوم کے یادگار تعمیری کام قوموں کی زندگی کا ثبوت ہوتے ہیں۔

فراہمی رقوم کی تفصیلی ہدایات صوبائی حکومتوں کو بھیجنے کے علاوہ، شائع بھی کی جا چکی ہیں۔ ہم صرف ارباب اقتدار سے اتنی التجا کرینگے کہ قائد اعظم میموریل فنڈ کو قائد اعظم ریلیف فنڈ کے طریقوں پر فراہم نہ کیا جائے۔

قائد اعظم کی محبوب شخصیت اور پاکستانی عوام کی ان سے والہانہ مودت وعقیدت اس بات کی ضمانت ہے۔ کہ عوام اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔ لیکن اگر قائد اعظم ریلیف فنڈ کی طرح اسے بھی پولیس قسم کے کسی ادارے کے سپرد کر دیا گیا۔ تو ناجائز اثر ورسوخ اور دباؤ کی وجہ سے لوگوں میں پھر پہلے کا سا ہیجان پیدا ہو جائے گا۔ اور اس سے نہ صرف چندہ ہی کم جمع ہوگا۔ بلکہ قربانی ذوق وشوق اور ایثار کی تڑپ اور لذت بھی ماری جائے گی۔

کشمیر کمیشن

"نشستند وگفتند وبرخاستند"

مجلس اقوام کا کشمیر کمیشن آیا۔ اور اب جا رہا ہے۔ لیکن کشمیر وجوناگڑھ اور پاکستان وہندوستان کی دوسری گتھیاں جن کو سلجھانے کا کام ان کے سپرد تھا وہ سب جوں کی توں ہیں۔ مجلس اقوام کے اجلاس اور پھر کمیشن کے یہاں آنے پر آزاد کشمیر گورنمنٹ اور حکومت پاکستان نے انتہائی مصالحانہ طریق اختیار کرتے ہوئے کمیشن پر یہ واضح کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ کہ مسئلہ کشمیر کو سلجھانے کے صرف تین ہی طریقے ہیں۔

(۱) متخاصم فریقین کے درمیان باہمی مذاکرات
(۲) آزادانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے عامہ
(۳) یا جنگ

لیکن ان تینوں طریقوں کو درخور اعتنا نہ سمجھتے ہوئے کمیشن نے استصواب اور التوائے جنگ کے متعلق چند ایسی تجاویز پیش کر دیں۔ جن پر عمل آزاد حکومت کے لئے اپنی موت کے وارنٹ پر دستخط کر دینے کے مترادف تھا۔ اور پاکستان بھی جو آج تک اپنے مسلمان بھائیوں کی فطری ہمدردی کی وجہ سے اخلاقی امداد کرتا چلا آرہا ہے ان غیر منصفانہ تجاویز صلح پر صاد نہ کر سکا۔

وہ تجاویز صلح کیا تھیں وہی ڈھاک کے تین پات۔

جنگ بند کر دی جائے۔ آزاد کشمیر کے مجاہدین نکل جائیں۔ شیخ عبداللہ کی نام نہاد حکومت بحال رہے۔ اور استصواب رائے عامہ ہندوستانی فوجوں کی سنگینوں کے سائے تلے ہو۔

جب کمیشن کی آمد آمد تھی ہم نے انہی کالموں میں اس وقت بھی اپنے قارئین سے یہی کہا تھا کہ یہ بڑی طاقتوں کے کسی جلاد جبر کو لمبا کرنے کے استعماری طریق ہیں۔ مصالحانہ ذرائع نہیں فلسطین میں اتنے کمیشن گئے۔ ہالینڈ اور انڈونیشیا میں بھی مجلس اقوام نے دخل در معقولات فرمایا۔ انہوں نے کہاں کوئی ٹھوس کام کر دکھایا ہے۔ جواب ہے کہ یہ کمیشن عرش کے کنگرے توڑ دے گا۔ یہ محض زبردست کو زیر دست پر اس کے بہروہ استبداد کی میعاد کو لمبا کر دینے کا ایک بہانہ ہے۔ چنانچہ کشمیر کے معاملہ میں بعینہ یہی ہوا۔ جب کمیشن آیا۔ اس وقت ہندوستان کا گرمائی حملہ انتہائی شدت سے شروع تھا کمیشن نے اس وقت التوائے جنگ میں فوری دخل دینے کی بجائے فوجی اور غیر فوجی افسروں سے مذاکرات شروع کر دیئے۔ پھر جب مون سون آئی۔ اور مجاہدین کا پلہ بھاری ہوا تو کمیشن کے ہراول دستے جموں وکشمیر کا دورہ کرنے نکل کھڑے ہوئے۔ اور اب جبکہ ابھی جنگ کے لئے پورے دو مہینے باقی ہیں کمیشن ہندوستان کو مجاہدین پر جبر واستبداد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

مسلمانوں کے مصائب کا علاج توکل علی اللہ ہے

مرتبہ:۔ خورشید احمد

لاہور ۱۸ ستمبر۔ آج بعد نماز مغرب تا عشاء سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس احباب میں رونق افروز ہو کر اپنی چند رؤیا بیان فرمائیں۔ اور پھر ان کی تعبیر پر روشنی ڈالتے ہوئے مسلمانوں کو توکل علی اللہ اختیار کرنے کی نصیحت فرمائی۔ افسوس ہے کہ روشنی کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے حضور کے ارشادات نوٹ نہ ہو سکے۔ اپنی یادداشت کی بناء پر حضور کے ارشادات کا خلاصہ اپنے الفاظ میں عرض کرتا ہوں۔

حضور نے فرمایا افسوس ہے کہ مسلمانوں میں ابھی اس آواز کی طرف توجہ پیدا نہیں ہوئی۔ جو اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلام کی ترقی کے لئے بلند کی گئی ہے۔ اگر آج مسلمان اس آواز کو قبول کر لیں۔ تو ایک دن میں ہی سارے حالات بدل سکتے ہیں۔ لیکن جب تک اس آواز کی طرف توجہ پیدا نہیں ہوتی۔ اس وقت تک کم از کم مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ پر توکل اختیار کرنے کی ضرور کوشش کرنی چاہیئے۔ اگر مسلمان صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ پر توکل کریں۔ تو کوئی طاقت انہیں نقصان نہیں پہونچا سکتی۔ اور ہر میدان میں وہ فتحمند ہو سکتے ہیں۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ مسلمانوں میں توکل کی بہت کمی ہے۔ ان کو قوم کی نسبت اپنی جانوں اور اپنے مال سے زیادہ محبت ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ قومی اور ملی مفاد کے مقابلہ میں اپنی جان اور مال کی حفاظت کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ جس دن مسلمان یہ سمجھ لیں گے۔ کہ قومی مفاد کے مقابلہ میں جان و مال اور عزت کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ اس دن کوئی طاقت ان کے مقابلہ میں نہ ٹھہر سکے گی۔

حضور نے توکل علی اللہ کے مفہوم کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔ توکل علی اللہ کا یہ مفہوم نہیں ہے کہ ہاتھ پر ہاتھ دھر کے بیٹھ رہیں۔ اور سمجھ لیں کہ خدا سارے کام خود ہی کر دے گا۔ حقیقی توکل یہ ہے کہ جہاں تک انسانی کوششوں کا تعلق ہے۔ ہم اپنی طرف سے پوری تیاری کریں۔ اور اس سلسلہ میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ البتہ اپنی مقدور کے مطابق پوری تیاری کرنے کے بعد جو کسر اور کمی باقی رہ جائے۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں۔ اور دل میں اس امر کا یقین پیدا کر لیں۔ کہ اس کمی کو اللہ تعالیٰ ضرور پورا فرما دے گا۔ گویا توکل اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان ایک معاہدہ ہوتا ہے۔ جس کی رو سے انسان یہ عہد کرتا ہے۔ کہ جہاں تک ہو سکے گا۔ وہ اپنی طرف سے پوری کوشش کرے گا۔ اور اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ اپنی بندے سے یہ وعدہ کرتا ہے۔ تمہاری کوششوں کے بعد جتنی کمی رہ جائیگی اسے میں پورا کر دونگا۔ پس یہ وہ توکل ہے جو مسلمانوں کو اختیار کرنا چاہیئے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور اسکی امداد ان کے شامل حال ہو۔

تعلیم الاسلام کالج

"چاہیئے کہ ہر احمدی تعلیم الاسلام کالج میں اپنے لڑکے کو داخل کروائے اور اس بارہ میں لڑکے کی مخالفت کی پرواہ نہ کرے۔ تاکہ دینیات کی تعلیم ساتھ کے ساتھ ملتی جائے۔

خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح"

(الفضل)

قادیان ہمارا ہے ہم اسے لیکر رہینگے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔ ۱۔ "ہمارے اندر اگر ایمان ہے ہمارے اندر اگر غیرت پائی جاتی ہے تو ہمیں یہ عزم کر لینا چاہیئے۔ کہ ہم نے قادیان کو واپس لینا ہے۔" (الفضل ۱۵ ستمبر ۱۹۴۸ء)

۲۔ "ہر احمدی کے امتحان کا یہ موقعہ ہے کہ اگر وہ زیادہ قربانی نہیں کر سکتا۔ تو وصیت والی قربانی کرے اور دشمن کو بتا دے کہ قادیان کے نکلنے کو ہم صرف ایک عارضی مصیبت سمجھتے ہیں۔ ورنہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ مقام ہمارا ہے اور ہماری لاشیں وہیں دفن ہوں گی" (الفضل ۳۰ جون ۱۹۴۸ء) جب قادیان ہمارا ہے اور ہم نے ہر جائز طریقہ سے واپس لینا ہے تو پھر ضروری اور لابدی ہے کہ ہر احمدی دل کے مقدس مقام یعنی بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کیلئے وصیت کرے اور دشمن پر یہ ثابت کر دے کہ نہ صرف اس کی روح قادیان کے حصول کیلئے بیتاب ہے بلکہ اس کا جسم سوائے قادیان کے اور کہیں دفن ہونا نہیں چاہتا قادیان ہمارا ہے ہم اسے لیکر رہینگے ہمارا وہاں رہنا تو ایک طرف ہماری لاشیں بھی وہیں دفن ہونگی۔ انشاء اللہ العزیز (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

مکرم مرزا منور احمد صاحب مبلغ امریکہ کی تجہیز و تکفین

کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ہدایات

مکرم مرزا منور احمد صاحب مبلغ امریکہ کی وفات کی اطلاع لنڈن سے آمدہ ایک تار کے ذریعہ احباب کرام کو ہو چکی ہے (الفضل مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۴۸ء) مرحوم کی علالت اور وفات کے متعلق مکرم جناب چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔ اے مبلغ انچارج امریکہ کی طرف سے جو بحری تار سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں موصول ہوئے۔ اور مرحوم کی تجہیز و تکفین کے متعلق جو ہدایات حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ تار انہیں ارسال فرمائیں۔ وہ احباب کی اطلاع کے لئے ذیل میں شائع کی جاتی ہیں۔

علالت کی اطلاع

مندرجہ ذیل تار ۸ ستمبر کو کوئٹہ میں موصول ہوا۔

مرزا منور احمد صاحب کے متعلق ڈاکٹری معائنہ کے بعد معلوم ہوا ہے۔ کہ ٹی بی کے کوئی آثار نہیں ہیں۔ لیکن درجہ حرارت میں مسلسل بے اعتدالی کی وجہ سے تشویش لاحق ہے۔ معدہ میں رسولی کا شبہ ہے مفصل رپورٹ مزید ڈاکٹری معائنہ کے بعد دستیاب ہوگی۔ دعا کی درخواست ہے۔ چوہدری غلام یٰسین صاحب ان کے پاس ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اور میں خود شکاگو واپس جا رہا ہوں۔

خلیل ناصر ۷ ستمبر ۱۹۴۸ء

وفات کی خبر

وفات کے متعلق ۱۸ ستمبر کو حسب ذیل بحری تار موصول ہوا۔

افسوس بدھ کے دن بارہ بجکر چالیس منٹ پر بعد دوپہر مکرم مرزا منور احمد صاحب مبلغ امریکہ انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی وفات کے وقت خاکسار کے علاوہ سید عبدالرحمن صاحب غلام یٰسین صاحب اور صوفی عزیز احمد صاحب موجود تھے مرحوم نے رات بڑی بے چینی کے عالم میں بسر کی۔ ان کے جسم میں مزید خون داخل کیا گیا لیکن خدا کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ اس غمناک وقت میں ہم حضور کی ہدایات اور دعا کے سخت محتاج ہیں۔ تجہیز و تکفین کے متعلق حضور کی ہدایات کا منتظر

خلیل ناصر ۱۵ ستمبر ۱۹۴۸ء

تجہیز و تکفین کے متعلق ہدایات

بحری تار آج موصول ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ فی الحال امانت کے طور پر سپرد خاک کر دیا جائے۔ (حضرت) خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

درخواست دعا

اخوند فیاض احمد صاحب ملتان سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ ان کے والد صاحب سخت بیمار ہیں۔ اور حالت تشویشناک ہے احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

رشتہ ناطہ کی مشکلات

اخبار کے ذریعہ احباب سے رشتہ ناطہ کی مشکلات کے ازالہ کے لئے مشورہ طلب کیا گیا تھا۔ دو احباب نے اس کے متعلق اپنا مشورہ دیا ہے۔ ایک دوست کی چٹھی شائع کی جارہی ہے۔ استدعا ہے کہ دوسرے احباب بھی اس معاملہ میں اپنی آراء سے مطلع فرمادیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سلمہ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الفضل ۲۹ رمئی ۱۹۴۹ء میں خواجہ محمد شریف صاحب ادرشوچکوال کا ایک مکتوب رشتہ ناطہ کے متعلق شائع ہوا ہے۔ ساتھ ہی مکتوب کے مضمون سے قبل احباب جماعت سے اسبارہ میں مشکلات کے ازالہ کے لئے مشورہ طلب کیا گیا ہے مجھے اسبارہ میں کوئی خاص تجربہ تو حاصل نہیں ہے اور نہ ہی میں اپنے آپ کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ کوئی مشورہ دے سکوں۔ مگر اپنا خیال حضور کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ ممکن ہے کہ جو باتیں میں تحریر کروں وہ سلسلہ کے اراکین کو اور سب سے بڑھ کر خود حضور کو معلوم ہوں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ رشتہ ناطہ کے بارہ میں جماعت کو بہت زیادہ مشکلات کا سامنا ہو رہا ہے اور وہ مشکلات خود انفرادی طور پر ہماری اپنی ہی پیدا کی ہوئی ہیں۔ جماعت میں رشتہ ناطہ کے بارہ میں اتنی کرید اور تحقیق کی جاتی ہے۔ جس کی کوئی حد ہی نہیں ہے پھر ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ میری لڑکی کا رشتہ کم از کم کسی "چھوٹے خدا" سے ہو۔ اور لڑکے والے بھی اکثر اوقات مارے مارے پھرتے ہیں ان کو اپنے خیال کے مطابق رشتہ نہیں ملتا۔ مختلف قسم کے خیالات کے لوگ جماعت میں پائے جاتے ہیں۔ بعض جائداد تلاش کرتے ہیں۔ بعض اچھے خاندان میں رشتہ کرنے کے خواہاں ہوتے ہیں۔ جماعت میں خاصی تعداد ایسے لڑکوں اور لڑکیوں کی ہے جن کو ان کے خیال کے مطابق رشتہ نہیں ملتا اور وہ اپنی عمر کو ایسے ہی ضائع کر رہے ہیں۔ جن کی کامل ذمہ واری ان کے ورثاء پر عائد ہوتی ہے

حضور نے غیر احمدیوں میں رشتہ کرنے کے بارہ میں جو حد بندی مقرر فرمائی ہے وہ بہت حد تک بلکہ بالکل مناسب علاج ہے کسی احمدی کا اپنی لڑکی کا رشتہ غیر احمدیوں میں کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہاں کسی احمدی لڑکے کا رشتہ بھی غیر احمدیوں میں جہاں تک میں خیال کرتا ہوں۔ قطعاً نہیں ہونا چاہیئے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ غیر احمدی اپنی لڑکی کا رشتہ محض مندرجہ ذیل صورتوں میں احمدی لڑکے کو دیتے ہیں۔ ورنہ نہیں

(۱) لڑکا صاحب جائداد ہوتا ہے یا کسی اچھے عہدے پر فائز ہوتا ہے۔

(۲) بعض خاندانی مجبوریوں کے باعث اس صورت میں بھی لڑکے کے اوصاف حسنہ کو ضرور مدنظر رکھا جاتا ہے۔

(۳) جب کہ لڑکا مخلص احمدی نہ ہو اور ان کو خیال ہو کہ ہمارے ساتھ تعلقات پختہ ہونے پر یہ صاف صاف ارتداد اختیار کرلے گا۔ اور ہم لڑکے کو جیت لیں گے وغیرہ

حضور! یہ ساری صورتیں جماعت کے واسطے باعث نقصان ہیں۔ اچھے لڑکے غیر احمدی لے جاتے ہیں اور پھر جماعت کی حقیقی ضرورت پوری نہیں ہوتی۔ پھر میرے تجربہ میں یہ بات آئی ہے کہ ۹۵ فیصدی ایسے لڑکے ہمارے ہاتھ سے جاتے رہتے ہیں اور غیر احمدی لڑکیاں ان کو اور اپنی اولاد کو ارتداد کی جانب لے جاتی ہیں۔ اور پھر اس کا اثر جماعت اور اس خاندان کے حق میں بہت ہی مضر ہوتا ہے ان وجوہات کی بناء پر میرا خیال یہی ہے کہ کسی احمدی لڑکے کا بھی رشتہ غیر احمدی لڑکی سے نہ ہونا چاہیئے۔ اگر احمدیت کا اثر ہونے کا خیال بھی ہو تو ایسے دو تین فی صدی واقعات ہی ہو سکتے ہیں جن میں احمدی لڑکے کی منکوحہ غیر احمدی لڑکی احمدیت کی طرف مائل ہوئی ہو اور یہ نہ ہونے کے برابر ہے اس کا کوئی فائدہ بھی نہیں ہے۔ اس واسطے میرے خیال میں مجلس مشاورت میں یہ سوال بھی بالکل بے معنی ہے کہ ہر تین سال کے بعد یہ امر رکھا جاوے کہ سلسلہ کی اجازت سے غیر احمدی لڑکی کے ساتھ رشتہ کر لینا چاہیئے۔ خاکسار کا خیال یہی ہے کہ کسی احمدی لڑکے کا رشتہ قطعاً کسی غیر احمدی لڑکی کے ساتھ نہ ہونا چاہیئے اس سے ہمارے کافی لڑکے ہماری اپنی ضرورت کو پورا کریں گے۔

مکتوب مذکورہ میں شعبہ رشتہ ناطہ کے فرائض کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے۔ اسبارہ میں میرا خیال ہے کہ

(۱) ہر ایک جماعت میں اس شعبہ کے ماتحت ایسے سکرٹری مقرر کئے جاویں۔ جن کے پاس باقاعدہ رجسٹرڈ موجود ہو۔ جس میں قابل شادی مردوں اور لڑکیوں کی فہرست تیار ہو۔ اور ساتھ ہی ان کے کُل کوائف۔ چونکہ اب یہ نظام پورے طور پر قائم نہیں ہے لہٰذا اکثر لوگ اپنی لڑکیوں اور بیوگان کے نام اس طرح عہدیداروں کو لکھانا اپنی توہین خیال کرتے ہیں۔ سلسلہ کے مطالبہ پر اگر عہدیدار خود ہی فہرست مرتب کرتے ہیں تو بعض لوگ برداشت ہی نہیں کر سکتے کہ ہماری عورتوں اور لڑکیوں کے نام اس طرح رجسٹر پر چڑھائے جاویں۔ اگر اس شعبہ کے ماتحت سکرٹری مقرر کئے جاویں گے اور خود جماعت کے لوگ ان کا انتخاب کریں گے۔ تو پھر وہ لوگ بُرا نہیں منائیں گے

(۲) اس شعبہ کے ماتحت اگر علیحدہ مرکزی نگران مقرر کئے جاویں۔ جو جماعتوں میں پھر کر فہرست کا ملاحظہ کریں اور لوگوں سے مل کر حالات دریافت کریں۔ تو مشکلات کسی حد تک کم ہو سکتی ہیں۔ اگر نئے نگران نہیں تو جو انسپکٹر تعلیم و تربیت ہیں یا جو بیت المال کے انسپکٹر ہیں ان کے ذمہ ہی یہ کام لگایا جاوے۔ تاکہ ان کے دوسرے پروگرام کے ساتھ یہ کام بھی ہوتا رہے۔ ان کا فرض ہو کہ اس شعبہ کی خاص نگرانی کریں اور حتی الوسع ان مشکلات کو حل کرنے کی کوشش کریں۔

(۳) بعض احمدی زیورات۔ مہر نقد۔ اور کئی رسم و رواج کی پابندیاں پیش کرتے ہیں اور ایسی ایسی شرائط بتاتے ہیں کہ رشتہ میں رکاوٹ پیش آجاتی ہے۔ اس کے علاج کے طور پر عرض ہے کہ:۔

(۱) حضور کے خطبات نکاح کے ایسے اقتباسات کو جلی الفاظ میں بار بار شائع فرمایا جاوے۔ جن میں حضور نے ایسی شرائط کو ناپسند بلکہ منع فرمایا ہوا ہو۔

(۲) ایسے لوگوں کو جو کڑی شرائط پیش کرتے ہیں بعد تحقیقات سزا دی جاوے

(۳) مہر کی حد جائداد اور آمدنی کی نسبت سے مقرر فرمائی جاوے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضور نے شاید لڑکے کی چھ ماہ کی آمد کے برابر مہر مقرر فرمایا ہے اگر یہ درست ہے تو اسکو بار بار اخبار میں شائع کر دیا جاوے

(۴) مہر کی ادائیگی کے بارہ میں بھی مناسب ہدایات شائع کر کے ان کی پابندی پر زور دینا چاہیئے۔

(۵) اکثر احمدی ابھی تک قومی سوال کو پیش کرتے ہیں اور اپنی قوم سے باہر وہ رشتہ نہیں کرتے۔ سید چاہتے ہیں کہ سید خاندان میں ہی رشتہ کریں۔ جاٹ چاہتے ہیں کہ جاٹوں میں رشتہ کریں۔ وغیرہ

اسبارہ میں عرض ہے کہ:۔

(۱) کل مومن اخوۃ کے ماتحت قومی امتیاز کو مٹا دینا چاہیئے۔

(۲) اگر اپنی احمدی برادری میں رشتہ مل جاوے تو بہتر ورنہ کسی احمدی کو دوسرے خاندان میں رشتہ کرنے سے گریز نہ کرنا چاہیئے۔

(۳) رشتہ کرتے وقت محض اپنی حیثیت کا خاندان تلاش کرنا چاہیئے۔ قومی سوال کو موخر قرار دینا چاہیئے

(۴) "واقف زندگی" لڑکوں سے شادیاں کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے یہ معاملہ چونکہ کلی طور پر حضور کے اپنے ہاتھ میں ہے۔ اسواسطے جب لوگوں کی توجہ اس طرف ہو گی تو ضرور ہی لوگوں کو حضور کے انتخاب پر عمل کرنا پڑے گا۔ ابھی تو "واقف زندگی" لڑکوں کو غریب اور نادار سمجھا جاتا ہے یہ خیال لوگوں کے قلوب سے نکال دینا چاہیئے اور یہ خیال پیدا کرنا چاہیئے کہ اصل مستحق تو یہی لوگ ہیں جو خدا کے خاص فضلوں کے وارث ہونگے۔ جن لوگوں کا تعلق بھی ان وقفین سے ہوگا۔ وہی بابرکت لوگ ہوں گے۔

(۵) تعلیمی امور کے پیش نظر بھی مشکلات پیش آتی ہیں بعض لڑکے زیادہ تعلیم حاصل کر لیتے ہیں تو ان کو اپنے برابر کی تعلیم یافتہ لڑکی اور لڑکی کو اتنی تعلیم والا لڑکا نہیں ملتا۔ اسبارہ میں عرض ہے کہ

(۱) لڑکیوں کی تعلیم پر کچھ پابندیاں لگا دینی چاہئیں۔

(۲) یہ احساس مٹا دینا چاہیئے کہ اگر تعلیم یافتہ رشتہ نہ ملے تو یونہی عمر ضائع کر دینی چاہیئے۔ اور کسی دوسری جگہ رشتہ نہیں کرنا چاہیئے۔ وغیرہ

(۶) نکاح بیوگان پر زور دینا چاہیئے

(۷) تعدد ازدواج پر بھی زور دینا چاہیئے۔ مگر اسکے واسطے اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی شرائط کی پابندی کا ہونا لازمی ہے۔ جو لوگ انصاف نہیں کرتے ان کے بارہ میں خاص نگرانی کی ضرورت ہے ایسے غیر منصف لوگوں کو جماعتی طور پر سزا ملنی چاہیئے تاکہ لوگوں کی توجہ اسطرف پھر جاوے اور لوگ تعدد ازدواج کو نفرت کی نگاہ سے نہ دیکھیں اور پہلی بیوی کی موجودگی میں اپنی لڑکی دینا بُرا خیال نہ کریں یہ بے انصافی ہی ہے جس کے باعث لوگ ایسی جگہ پر لڑکی دینا پسند نہیں کرتے۔

(۸) سکرٹری رشتہ ناطہ کو مرکز میں رپورٹ کرنے کے کامل اختیارات دینے چاہئیں تاکہ لوگ جماعت کے امیر طبقہ سے ڈر نہ رہیں۔ انکی رپورٹ کے معاملہ میں دوسرے عہدیداروں کی طرح ہر قسم کی آزادی ہونی چاہیئے۔

(۹) اگر ضرورت پڑے تو مرکزی عملہ میں اس شعبہ کے ماتحت کارکنوں کا اضافہ کر لینا چاہیئے اور اگر موجودہ کارکن خوش اسلوبی طریق سے کام کو سرانجام دے سکیں تو [illegible]

(۱۰) مجلس شوریٰ میں اس شعبہ کے ماتحت ایجنڈا میں ضرور بعض اہم سوالات حل ہونے چاہئیں۔

کشمیر کی جنگی حالت پر ایک نظر

(ہمارے ایک نامہ نگار کے قلم سے)

پونچھ میں دشمن کی سراسیمگی۔ دس روز سے دشمن کا ہوائی جہاز پونچھ میں نہیں اتر سکا۔ شوپیاں سے آزاد افواج آٹھ میل دور رہ گئیں۔ علی آباد کے نزدیک شاندار فتح:۔

ایک عرصہ کی غیر حاضری کے بعد میں آزاد کشمیر وارد ہوا ہوں۔ یہاں پہنچنے کے بعد میں نے دیکھا کہ حالات تبدیل ہو چکے ہیں۔ اس سے قبل آزاد افواج دفاعی نقطۂ نگاہ سے برسرپیکار تھیں۔ لیکن جنگی حالات اب اس نوعیت کی صورت اختیار کر گئے ہیں کہ ہندوستانی افواج آزاد افواج کے رحم و کرم پر ہیں۔ اور جب بھی کبھی آزاد افواج نے حملے کا آغاز کیا۔ دشمن کے بچنے کی کوئی صورت نہیں ہوگی۔ میں اس مضمون میں مختلف محاذوں کا جائزہ لوں گا۔ پونچھ کے محاذ پر عرصہ سے جنگ جاری ہے۔ ہندوستانی فوج محصور رہی ہے۔ اس فوج کو ہوائی جہازوں کے ذریعہ دوسرے ماہ تبدیل کر دیا جاتا تھا۔ تاکہ ان میں پست ہمتی پیدا نہ ہو۔ پونچھ کے محاذ پر آزاد فوج کی توپوں کی بمباری سے جہاز گذشتہ دس روز سے نہیں اتر سکا۔ فضا سے ہی سامان پھینک کر چلا جاتا ہے۔ اس صورت حالات سے ہندوستانی پریشان ہیں۔ آزاد فوجوں کے حملوں سے دشمن کو خاصا نقصان ہوا ہے۔ دشمن کے بہت سے سپاہی قید کر لئے گئے ہیں۔ اگر یہی صورت حالات ایک ماہ رہی۔ تو دشمن کو ہتھیار ڈالنے پڑیں گے۔

اوڑی کے محاذ پر پانڈو کی فتح سے دشمن کی ہمت ٹوٹ گئی ہے۔ پانڈو اوڑی کے بالمقابل ایک بلند پہاڑ ہے۔ جہاں سے اوڑی سے لیکر دھورا تک تمام علاقہ توپوں کی زد میں آ سکتا ہے۔ جب بھی پانڈو کی پہاڑی سے بمباری ہوئی ہندوستانی فوجوں کو بارہ مولا تک واپس لوٹنا ہوگا۔ دشمن نے بھاری سامان کو ابھی سے لے جانا شروع کر دیا ہے۔ آزاد کشمیر کی افواج ان توپوں کی مرمت کر رہی ہیں۔ جو کہ پانڈو میں ان کے ہاتھ آئی تھیں۔ بہت جلد یہ توپیں مرمت ہو کر میدان جنگ میں لائی جائیں گی۔

لداخ کے محاذ پر دشمن کو شدید دقتوں کا سامنا ہے۔ شدید سردی کا آغاز ہو چکا ہے لداخ میں آزاد فوجوں کے سپاہی گلگت۔ لداخ اور چترال کے رہنے والے ہیں۔ سردی کے عادی ہیں۔ اور ہندوستانی فوج سردی میں لڑنے سے قاصر ہے۔ چنانچہ آزاد فوجوں کے دستے دشمن کا صفایا کر رہے ہیں۔

ٹیٹوال کے محاذ پر دشمن بہت پیچھے ہٹ گیا ہے۔ آزاد فوجوں کے کمانڈر بریگیڈیر کمال خان نے حیرت انگیز چالوں سے دشمن کے منصوبوں کو ناکام کر دیا ہے۔ بریگیڈیر کمال خان آہستہ آہستہ فوجوں کو آگے بڑھانے کے قائل ہیں فوج کی پیش قدمی کرتے ہوئے کمال خان ہر مقام پر مورچے بناتے ہیں چوکیاں قائم کرتے ہیں ٹیٹوال کی جنگ میں آزاد فوج نے چھاپہ مار دستوں کی صورت میں کام کرتے ہوئے دشمن کا بہت نقصان کیا ہے۔ بے شمار ہندوستانی فوج کے سپاہی جہنم رسید ہوئے ہیں۔ آزاد فوج نے یلغار کرتے ہوئے مشہور مقام شوپیاں سے ۸ میل اس طرف ایک گاؤں پر قبضہ کر لیا۔ اس یلغار سے دشمن پریشان ہو گیا ہے۔ کیونکہ اس طرح آزاد فوجیں وادی میں داخل ہو گئی ہیں۔

علی آباد کے مقام پر دشمن کو شدید ہزیمت ہوئی ہے۔ بے شمار سامان جنگ آزاد فوجوں کے ہاتھ آیا۔ اس قدر وردیاں دستیاب ہوئی ہیں کہ ایک سپاہی کے حصے میں کئی کئی آ گئیں۔ دشمن کے بے شمار سپاہیوں کا صفایا کر دیا گیا ہے۔ آزاد فوجیں کمیشن کی کارروائیوں کے سلسلہ میں ساکن ہیں۔ حکومت آزاد کشمیر خلوص سے مسئلہ کشمیر کو حل کرنا چاہتی ہے۔ اس لئے جارحانہ کارروائی سے گریز کر رہے ہیں۔ اگر کمیشن ناکام ہوا۔ تو آزاد فوجیں مستقبل قریب میں دشمن کو وادی کشمیر سے نکال دیں گی۔

داؤد احمد صاحب کہاں ہیں؟

قادیان سے سراج الحق صاحب درویش معلم دیہاتی مبلغین لکھتے ہیں کہ مسمی داؤد احمد صاحب ولد مستری محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم گھڑی ساز جہاں بھی ہوں انہیں اپنے موجودہ پتہ سے اطلاع دیں۔ اگر کوئی اور دوست داؤد احمد صاحب کے موجودہ پتہ کا علم رکھتے ہوں۔ تو وہ بھی سراج الحق صاحب کو قادیان میں یا دفتر حفاظت جودھامل بلڈنگ لاہور کو اطلاع کر دیں تا قادیان میں اطلاع بھجوائی جا سکے۔ (خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۱۶/۹/۴۸)

عہدداران، وعدہ کرنیوالے اور براہ راست وعدہ کرنیوالے

خاص توجہ فرمائیں

فرمایا۔ "میں نے دیکھا ہے۔ کہ جس جماعت کے سیکرٹری یا پریذیڈنٹ خود چندہ نہ دینا چاہیں۔ وہ کام کو پیچھے کرتے چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ جماعت کا فرض ہے کہ اگر آپ کو سلسلہ کے کاموں کے لئے سیکرٹری اور پریذیڈنٹ نہ سمجھے۔ تو وہ ایسے سیکرٹری یا پریذیڈنٹ کی سستی کی وجہ سے ثواب سے محروم نہ رہے۔ بلکہ اگر وہ سست ہوں۔ تو ان کی بجائے آپ چندہ کا کام شروع کر دے اور سیکرٹری اور پریذیڈنٹ کے کاموں کا ثواب لے لے

اگر سیکرٹری یا پریذیڈنٹ چاہتا ہے کہ ثواب لے تو اس کا فرض ہے کہ دوسروں سے پہلے کام کرے اگر وہ کام نہیں کرتا اور جماعت کا کوئی اور فرد لوگوں سے تحریک جدید کے چندے کی وصولی یا وعدے لکھوانے شروع کر دیتا ہے۔ تو خدا کے نزدیک وہی سیکرٹری اور پریذیڈنٹ ہے"

تحریک جدید کے رجسٹر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کئی جماعتوں کے سیکرٹری یا پریذیڈنٹ ایسے ہیں۔ کہ انہوں نے ۹½ ماہ سے زیادہ عرصہ گذر جانے کے باوجود دفتر اول کے چودھویں سال اور دفتر دوم کے سال چہارم کے وعدوں میں سے کچھ بھی وصولی نہیں کی ہے۔ باوجودیکہ ان کو دفتر وکیل المال تحریک جدید سے کئی دفعہ یاد بھی دلایا گیا ہے۔ اور ان کے وعدہ کرنے والوں کو بھی یاد دلایا جاتا رہا ہے۔ چونکہ اب وقت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اور ابھی موقعہ ہے۔ کہ وہ گذشتہ سستی کی تلافی کر سکیں۔ اس لئے انہیں چاہیئے کہ کوشش کر کے ایک ماہ تک اپنے وعدوں کا بڑا حصہ ادا کر لیں تا ان کا بقیہ حصہ ۳۰ نومبر تک پورا ہو جائے کیونکہ وعدوں کی آخری میعاد ۳۰ نومبر ہے۔

اور بعض جماعتیں ایسی ہیں۔ کہ ان کے وعدوں میں سے بڑا حصہ ادا ہو چکا ہے۔ انہیں جلد سے جلد بقیہ وعدہ سو فیصدی پورا کرنا چاہیئے۔

براہ راست وعدہ کرنے والوں میں ایک خاصی تعداد ایسے احباب کی ہے۔ جن کا وعدہ سالم قابل وصول ہے۔ یا بعض کا بڑا حصہ ادا ہو چکا ہے۔ انہیں بھی پوری توجہ سے اپنے وعدہ کی رقم ارسال کر کے وعدہ سو فیصدی پورا کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ والسلام

نوٹ:۔ اب پھر جماعتوں اور وعدہ کرنے والے احباب کو ان کے وعدوں اور وصولی کی اطلاع بھی دی جا رہی ہے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

ایک درویش مقیم قادیان کے لئے

درخواست دعا

خاکسار کے بڑے بھائی چوہدری محمد عبد اللہ صاحب لائلپوری جو آج کل قادیان میں بطور درویش مقیم ہیں۔ اپنے خط میں لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب کی رائے ہے کہ میری آنکھوں میں موتیا اتر رہا ہے۔ اور ایک آنکھ تو عنقریب زیادہ خراب ہو جائے گی۔ اور کہ اس کا علاج پاکستان میں جا کر ہو سکے گا۔ بھائی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ان کے لئے دعا کی جائے کہ خدا تعالیٰ ان کو اس مرض سے نجات بخشے اور ان کو قادیان ہی کی رہائش میسر رہے۔ آمین۔ احباب ان کے لئے اور دیگر احباب قادیان کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ (تاج الدین لائلپوری قاضی سلسلہ احمدیہ)

ولادت — اللہ تعالیٰ نے حافظ بشیر الدین صاحب مولوی فاضل واقف زندگی کو دوسری لڑکی عطا فرمائی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حفیظہ نام تجویز فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

ولادت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے بڑے بھائی چودھری محمد عبد اللہ صاحب درویش قادیان کے اکلوتے بیٹے عزیزم چوہدری محمد ابراہیم صاحب رشید ہیڈ کانسٹیبل پولیس کراچی کے ہاں مورخہ ۵/۹/۴۸ کو لڑکا تولد ہوا ہے۔ محفوظ اللہ نام رکھا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو درازیٔ عمر۔ صالح۔ خادم دین اور ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

(تاج الدین لائلپوری قاضی سلسلہ احمدیہ)

مرزا قدرت اللہ صاحب کی وفات

جناب مرزا قدرت اللہ صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابیوں میں سے ایک تھے کل مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۴۸ء ایک بجے بعد دوپہر لاہور میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون اور لاہور ہی میں حضرت مولوی شیر علی صاحب کے پہلو میں امانتاً دفن کئے گئے

(مرزا عطاء اللہ کوچہ چابک سواراں۔ لاہور)

تعلیم الاسلام کالج لاہور

تعلیم الاسلام کالج کے تمام طلباء کو اطلاع دی جاتی ہے کہ موسمی تعطیلات کے بعد ۲۷ ستمبر ۱۹۴۹ء بروز منگل کلاسز باقاعدہ شروع ہو جائیں گی۔ اس لئے تمام طلباء جو ہوسٹل میں رہتے ہیں۔ ۲۶ ستمبر کی شام تک پہنچ جائیں اور جملہ پروفیسر صاحبان ۲۵ ستمبر کو کالج میں پہنچ جائیں تاکہ ضروری انتظامات میں ان کا مشورہ لیا جا سکے۔

نیز سیکنڈ ایئر اور فورتھ ایئر کا امتحان دینے والے طلباء مطلع رہیں کہ ان کا امتحان اب ۱۹ اکتوبر ۱۹۴۸ء میں لاہور میں ہوگا۔ یونیورسٹی داخلہ فارم بھیجنے کی آخری تاریخ اب ۳ ستمبر مقرر ہو گئی ہے۔ نیز تمام وہ رعایات جو سپیشل ایمرجنسی ریگولیشنز کے ماتحت دی گئی تھیں۔ ۱۹ اکتوبر کے امتحان تک بڑھا دی گئی ہیں۔ یعنی ۱۹۴۷ء کے وہ منظور شدہ اُمیدوار جو امتحان میں بیٹھے ہوں اور خواہ فیل ہو چکے ہوں۔ وہ ان مضامین کا دوبارہ امتحان دے سکتے ہیں۔ جن میں وہ فیل ہوئے تھے۔ فرسٹ اور تھرڈ ایئر میں داخل ہونے والے طلباء اپنے سرٹیفکیٹس لیکر یکم اکتوبر ۱۹۴۸ء کو حاضر ہوں۔

پرنسپل

امتحان کا اعلان

تمام حلقہ جات لجنہ اماء اللہ قادیان و لاہور مطلع رہیں۔ کہ کتاب "اسوہ حسنہ" صفحہ ۱ تا ۱۰۰ تک کا امتحان بتاریخ ۳ اکتوبر بروز اتوار ۴ بجے شام رتن باغ میں ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ممبرات لجنہ اماء اللہ سے درخواست ہے کہ وہ پوری کوشش و محنت سے امتحان کی تیاری کر کے ٹھیک وقت پر جائے امتحان پر پہنچ جائیں

(اَمۃ اللہ خورشید)

قرارداد ہائے تعزیت

ذیل کی احمدی جماعتوں نے ڈاکٹر میجر محمود احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی شہادت کے سلسلے میں قرارداد ہائے تعزیت پاس کی ہیں۔ اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ مذہب کی آڑ میں تشدد کرنے والوں کی سختی سے باز پرس کرے

جماعت احمدیہ کوٹ قیصرانی۔ رسالپور چھاؤنی گجرات چک نمبر ۹۱/۱۵ E ضلع ملتان۔ میانی ضلع شاہپور شجاع آباد چک ۳۵ جنوبی سرگودھا

حکومت ہندوستان کے کرنسی نوٹ

حکومت پاکستان نے چند ماہ سے اپنے علیحدہ کرنسی نوٹ جاری کئے ہوئے ہیں تاکہ پاکستان کے نوٹ مناسب وقت میں پاکستان میں ہندوستان کے نوٹوں کی جگہ لے سکیں۔ ہندوستان کے نوٹ غالباً ۳۰ ستمبر کے بعد پاکستان میں چالو نہیں رہیں گے۔ جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ دفتر محاسب میں جو احباب چندہ جات یا امانتوں کے طور پر ہندوستان کے نوٹوں میں روپیہ جمع کروانا چاہتے ہوں اُن کا روپیہ ۲۶ ستمبر تک دفتر محاسب میں پہنچ جانا چاہیئے کیونکہ ستمبر کی آخری تاریخوں میں چونکہ بنکوں میں بہت رش ہوگا۔ اس لئے سہولت کے لئے ۲۶ ستمبر تک ہندوستانی کرنسی نوٹ ہمیں پہنچا دیئے جائیں۔ اگر ان تاریخوں کے بعد ہمیں ہندوستانی نوٹ موصول ہوئے۔ اور ہم باوجود کوشش کے بنک میں جمع نہ کروا سکے۔ تو دفتر محاسب پر کوئی ذمہ داری عائد نہ ہوگی اور ہم فرستندہ کو نوٹ واپس بھجوا دیں گے۔ نیز احباب مہربانی کر کے ہندوستان کرنسی کے صحیح و سالم نوٹ ہی بھیجیں۔ دفتر محاسب بوجہ اس کے کہ ہندوستان کے پھٹے اور بوسیدہ نوٹوں کے بدلوانے کے اب پہلے سے انتظامات نہیں رہے۔ ایسے نوٹ لینے سے معذور ہوگا۔

ہندوستان کی جماعتوں کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ روپیہ بذریعہ بنک ڈرافٹ پوسٹل آرڈر یا منی آرڈر بھجوایا کریں۔ تا ہندوستان کے کرنسی نوٹوں کے تبادلہ کا سوال ہی پیدا نہ ہو۔

(محاسب صدر انجمن احمدیہ پاکستان لاہور)

چندہ شرط اوّل کے متعلق ضروری تشریح

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق ہر ایک موصی کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ مقبرہ بہشتی اور باغ بہشتی کے قیام اور راستہ کی درستی اور دیگر متفرق اخراجات کے لئے اپنی حیثیت کے مطابق وصیت تحریر کرنے کے ساتھ۔ کچھ چندہ داخل کرے جو ذِیر وصیت کے علاوہ شمار ہوگا۔ یہ چندہ شرط اوّل کہلاتا ہے۔ بعض احباب غلط فہمی سے چندہ شرط اوّل کو چندہ وصیت کی قسط اوّل سمجھ لیتے ہیں۔ کئی وصیت فارم دفتر میں ایسے موصول ہوتے ہیں جن میں بجائے چندہ شرط اوّل کے چندہ وصیت کی قسط اوّل درج ہے۔ اس لئے احباب نوٹ فرما لیں۔ کہ وصیت کا فارم پُر کرتے وقت چندہ شرط اوّل کے خانہ میں صرف چندہ شرط اوّل کی رقم درج فرمایا کریں۔ نہ کہ وصیت کے چندہ کی قسط اوّل۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

لجنات اماء اللہ غور سے پڑھیں

تقریباً چار ماہ ہوئے۔ سیکرٹریان مال کو خطوط اور الفضل کے ذریعہ مندرجہ ذیل باتوں کے جواب دینے کی طرف توجہ دلائی گئی تھی۔ لیکن اکثر لجنات اب تک خاموش ہیں اور بہت ہی کم لجنات نے مفصل جواب دیئے ہیں۔ جن لجنات کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ اُن کی یاددہانی کے لئے ان باتوں کو دوبارہ لکھا جاتا ہے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ ماہ ستمبر میں ہی تمام باتوں کا جواب ارسال فرمائیں گی۔

(۱) تمام لجنات ممبرات کی صحیح تعداد اور بجٹ سے مطلع فرمائیں۔

(۲) ہر ماہ کی دس تاریخ تک چندہ دفتر محاسب میں پہنچ جانا چاہیئے۔ اور اس کی تفصیل دفتر لجنہ میں بھیجنی چاہیئے۔

(۳) سال رواں میں جن لجنات نے چندے براہِ راست دفتر محاسب میں بھجوائے ہیں۔ وہ صرف لجنہ فنڈ کی رقوم سے دفتر کو مطلع فرمائیں اور ہر ماہ بھی تفصیل سے مطلع کرتی رہیں۔

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ لجنات نے اس بارے میں بہت تساہل سے کام لیا ہے۔

مومن کو تو ہر نیکی کے کام میں آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور جو ذمہ داری اس کے سپرد ہوئی ہے۔ اس کو باحسن طریق سے سرانجام دینا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے۔ آمین۔ (سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ رتن باغ۔ لاہور)

برطانیہ میں ایٹمی شہری دفاع کی تربیت

لندن ۲۰ ستمبر۔ ۱۹۴۹ء کے اوائل میں ایٹمی حملہ سے شہری دفاع کی تربیت کا پہلا مرکز یارکشائر کے قریب کھولا جائے گا۔

ایٹمی حملہ کے خلاف مدافعت کے آئندہ ماہر جنہیں اس مرکز میں تربیت دی جائے گی۔ ایک دستور العمل پر عامل ہوں گے۔ جو اس وقت زیر تکمیل ہے۔ اس دستور العمل میں وہ اطلاعات بھی موجود ہوں گی۔ جو ہیروشیما اور ناگاساکی سے حاصل ہوئی ہیں۔ (راسٹار)

درخواست دُعا

میری اہلیہ ایک لمبے عرصے سے بیمار چلی آ رہی ہیں احباب جماعت عموماً اور درویشان قادیان خصوصاً درد دل سے دعا فرماویں۔

(خاکسار عطاء اللہ کاتب مغربی پاکستان اخبار لاہور)

برلن اور حیدر آباد کے قضیوں کا مقابلہ

لندن ۲۰ ستمبر - اقوام متحدہ کے سلسلہ میں برلن کے قضیہ کے متعلق ایک اداریہ میں قدامت پرست اخبار ڈیلی میل رقمطراز ہے کہ اگر روس نے مغربی حکومتوں کی درخواست کے متعلق "نہیں" کہدیا - تو پھر یہ قضیہ اقوام متحدہ کی اسمبلی کے سامنے پیش کیا جائے گا جو ایک اہل اور اعلیٰ دماغ جماعت ہے مگر جس کی پشت پناہی صرف دنیا کا اخلاقی اثر کر رہا ہے۔

اخبار مذکورہ مزید رقمطراز ہے کہ "ہم سب اخلاقی اثر کے پیچھے ہیں - لیکن اس وقت اس کی جو حالت ہے - اس کا مقابلہ حیدر آباد میں واقع شدہ واقعات سے لگایا جا سکتا ہے ریاست کی حمایت میں ایک ہاتھ بھی نہیں اُٹھا اور نہ ہی اس کی مدد کے لئے سرکاری طور پر ایک لفظ بھی کہا گیا - اور آخر کار اسکی آزادی اور خود مختاری کا ایک کھلے جارحانہ فعل سے خاتمہ ہو گیا۔ " اور اس کی وجہ سے جارحانہ پیشقدمی کرنے والوں کی کتنی ہمت افزائی ہوئی ہے۔" (اسٹار)

رومی سکولوں کی تحقیقات

لندن ۲۰ ستمبر - ایک مزدور کو یارک شائر میں ایک مکان کھودتے ہوئے ۵۰۰ سکے ملے ان کی جانچ کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ چاندی کے قدیم رومی دینار ہیں - یہ رقم برطانیہ پر رومیوں کا قبضہ ہونے کے دوران میں ۵۰۰ مزدوروں کی اوسطاً روزانہ کی مزدوری تھی یہ سکے شاہی ملکیت قرار دیدئے گئے - برطانوی قانون چاہتا ہے کہ اس قسم کے تمام برآمد شدہ دفینوں کی تحقیقات کی جائے - (اسٹار)

کُتّے نے اپنے مالک کو گولی مار دی

جوہنسبرگ ۲۱ ستمبر - ایک ۴۴ سالہ شخص اپنے کُتّے کو یہ سکھا رہا تھا کہ ڈاکو کے ہاتھ سے بندوق کس طرح چھینی جائے - کُتّے نے اپنے منہ سے گھوڑا دبا کر اپنے مالک کو ہلاک کر ڈالا (اسٹار)

درد کو دور کرنے والی نئی دوا

لندن ۲۱ ستمبر - برطانوی طبی رسالے میں اسکاٹ لینڈ کے دو ڈاکٹروں نے اپنی ایک رپورٹ شائع کی ہے - اس میں انہوں نے ایک دوا پر وسیع پیمانے تجربہ کئے جانے کی سفارش کی ہے اس دوا کو رگوں میں داخل کر دیا جائے تو دو منٹ کے اندر تمام درد ختم ہو جاتا ہے - ان کا کہنا ہے کہ یہ مختلف دو مریضوں کے درد کو دور کرنے میں ناکام رہی ہے کہ طبی اصول نمبر ۱۱ ہے اکثر مریضوں کو اس

امراء و غرباء کیلئے راشن والے اناج کی قیمتیں یکساں رہینگی کنٹرول بدستور جاری رہیگا

ذخیرہ اندوزوں کی ٹوہ لگانے اور دیگر مشوروں کیلئے عوام الناس کی ایک مشاورتی کمیٹی بنائی جائیگی

"زیادہ اناج اُگاؤ" کی مہم شروع - سردار عبدالحمید دستی کی پریس کانفرنس

لاہور ۲۱ ستمبر ——— نامہ نگار خصوصی کے قلم سے ———

آج مقامی صحافیوں کی کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے مغربی پنجاب کے وزیر خوراک وصحت وسول سپلائز نے بتایا کہ راشن لیتے وقت آمدنی کے متعلق بیان وغیرہ دینے کا جو سلسلہ شروع کیا گیا ہے - عوام کو اُس سے ہراساں یا مشوش نہیں ہونا چاہیئے حکومت کا مقصد اس طریق کار سے اقتصادی جائزے کے علاوہ اور کچھ نہیں۔

آپ نے فرمایا - اس سے یہ قیاس کرنا کہ راشن کے اناج کی دو قیمتیں معین کی جائے گی یا امراء وغرباء کا امتیاز کیا جائے یا راشن کو توڑ دیا جائے گا - غلط ہے۔

سردار عبدالحمید دستی نے فرمایا صوبے کی مقرر کردہ لیوی ساٹھ فیصدی پوری ہو چکی ہے - اور باقی کی وصولی کے متعلق محکمہ ایک باقاعدہ مہم شروع کر رہا ہے - ہم دسمبر کے آخر میں "زیادہ اناج لگاؤ" کے متعلق بھی ایک باقاعدہ مہم شروع کر رہے ہیں -

آپ نے کہا - اناج کی ضروریات کو پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے مرکز سے بھی ستر ہزار ٹن کے لئے درخواست کی گئی ہے لیکن اگر خدانخواستہ یہ مانگ پوری نہ بھی ہوئی پھر بھی ہمارے پاس چاول وغیرہ ملاکر اناج اس قدر ہے کہ عوام کی ضروریات کو پورا کیا جا سکے۔

آپ نے بتایا کہ شروع سال ہر صوبے بھر میں پندرہ سو زمینداروں پر لیوی مقرر کی گئی تھی - اس میں سے آج تک ۱۰۶ زمینداروں کے خلاف لیوی پورا کرنے کے سلسلے میں کارروائی کی جا رہی ہے ضلع شیخوپورہ میں ۴۴ افراد کے خلاف کارروائی کی گئی ہے لاہور میں کسی کے خلاف کارروائی نہیں کی گئی -

وزیر موصوف نے فرمایا کہ جو اراضی سیلاب کے نیچے آ گئی تھیں - اُن سب کو کاشت کرنے کی فوری تجاویز پر عمل کیا جا رہا ہے مرکز سے ٹریکٹروں کے لئے درخواست کی گئی ہے یہ ٹریکٹر متعلقہ زمینداروں کو کرائے پر دئے جائینگے

اناج و خوراک کے متعلق معلومات بہم پہنچانے کے سلسلے میں ایک سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا - میری تجویز ہے کہ ذخیرہ اندوزی کی جانچ پڑتال کرنے کے لئے صوبے میں عوام الناس کی ایک خوراک کمیٹی بنائی جائے جس کے ماتحت ضلعوار سب کمیٹیاں ہوں - جو مقامی حکام کو ذخیرہ اندوزوں کی ٹوہ لگا کر مناسب مشورے دیں اس کمیٹی میں زمینداروں وتاجروں مزدوروں - اخبار نویسوں اور خواتین الغرض ہر طبقے کو نمائندگی دی جائے گی -

آپ نے فرمایا آلوؤں کے بیج کی دقتوں کو دور کرنے کے لئے بھی ہم مرکز سے مزید بیج کے لئے خط وکتابت کر رہے ہیں - آپ نے کانفرنس میں اس امر کا انکشاف کیا کہ سیالکوٹ کی بجلی خراب ہونے کی وجہ سے قریباً ۴ ہزار بوری بیج خراب ہو گیا ہے۔

کپڑے کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر سول سپلائز نے بتایا کہ محکمہ امداد باہمی کی معرفت کپڑے کی ۱۸ ہزار بیلیں خریدی جا چکی ہیں - جن میں سے ۹۹۰ گز کپڑا پہنچ چکا ہے - آپ نے کہا روسی کپڑا ابھی تک نہیں پہنچا - لیکن وہ پہنچ جانے پر راشن کے بغیر ہی فروخت ہوگا۔

چنے کے بیج کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر خوراک سردار عبدالحمید دستی نے بتایا کہ چنوں کے بیج کے معاملے میں بھی صوبائی حکومت کو خدا کے فضل سے کسی دقت کا سامنا نہیں ہوگا - ہم چنوں کے بیج کے لئے زمینداروں کو تقاوی پر قرضے دیں گے - آپ نے آخر میں بتایا کہ ادکاڑہ ملز کے کپڑے کی زیادہ قیمتوں کے متعلق صوبائی حکومت غور وخوض کر رہی ہے اور اس سلسلے میں مرکزی حکومت سے بھی خط وکتابت کی گئی ہے

ارجنٹائن کیلئے برطانوی لوہا

لندن ۲۱ ستمبر - ارجنٹائن کی حکومت نے برطانیہ کی ریل کی پٹڑی بنانے والی فولادی کمپنی کو ۶۰۰۰۰۰ پونڈ کی مالیت کا آرڈر دیا ہے - (اسٹار)

دوا سے مکمل فائدہ ہوا - اور بعض مریضوں کو جزوی افاقہ حاصل ہوا - (اسٹار)

برطانوی کپڑے کی قیمت میں تخفیف ہونیکی امید

لندن ۲۱ ستمبر - برطانیہ کے تجارتی بورڈ کی طرف سے ایک اعلان ہونے والا ہے - کہ کپاس والوں نے اس بات پر رضامندی کا اظہار کر دیا ہے کہ وہ برآمد کی پریمیم اسکیم کو واپس لینگے اس اعلان کے بعد دساور کو روانہ کئے جانے والے برطانوی کپڑے کی قیمتوں میں تخفیف ہو جائیگی (اسٹار)

جرمنی کے روسی علاقے کی ناکہ بندی

زیادہ سخت کر دی گئی

برلن ۲۱ ستمبر - روس کی ناکہ بندی کا جواب دینے کے لئے مغربی اتحادیوں نے جرمنی کے روسی علاقے کی ناکہ بندی اور زیادہ سخت کر دی ہے مغربی جرمنی سے مشرقی جرمنی میں سامان کی آمد ورفت کو بالکل بند کر دیا گیا ہے (اسٹار)

برطانیہ کے کینیڈا کے اسٹرلنگ فاضلات

واشنگٹن ۲۱ ستمبر - یہاں افسران نے بتلایا کہ کینیڈا اپنے اسٹرلنگ فاضلات میں سے برطانیہ کو ۶۲۵۰۰۰۰۰ پونڈ کی رقم دینے کے لئے تیار ہے یہ رقم کینیڈا کے اس قرضے میں سے ہے جس کو ڈالر کی کمی ہونے کی وجہ سے پچھلے سال ضبط کر لیا گیا تھا - (اسٹار)

عمل تنویم کے ذریعے سگریٹ نوشی کو دور کیا جائے

لندن ۲۱ ستمبر - لندن کا ایک ماہر عمل تنویم بہت سے لوگوں کی سگریٹ نوشی کی عادت کو چھڑانے میں کامیاب رہا ہے - آجکل لندن میں سگریٹوں کی کمی ہے - اسلئے لوگ اس طرح زیادہ متوجہ ہیں - اس وقت تک اس نے جتنے لوگوں کا علاج کیا ہے ان سب میں اُسے کامیابی حاصل کی ہے (اسٹار)

گرجاؤں میں فلموں کے شو

لندن ۲۱ ستمبر - آجکل گرجاؤں میں فلمیں دکھلائی جا رہی ہیں - ویلز میں سینما کے منیجروں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی - اس کانفرنس کا کہنا ہے کہ اب گرجاؤں کا سینماؤں کے ساتھ بہت زبردست مقابلہ ہو گیا ہے - آزاد خیال گرجاؤں نے سینما والوں کے حقوق کو چیلنج کیا ہے - انہوں نے کہا ہے کہ صرف سینما والوں کو فلموں کے دکھانے کا قطعی حق حاصل نہیں ہے۔

ویلز کے ایک حامی پادری لیون اٹنکن نے کہا - یہ چیز قابل افسوس ہے کہ تجارتی لوگوں کی طرف سے اس قسم کا احتجاج کیا جا رہا ہے (اسٹار)